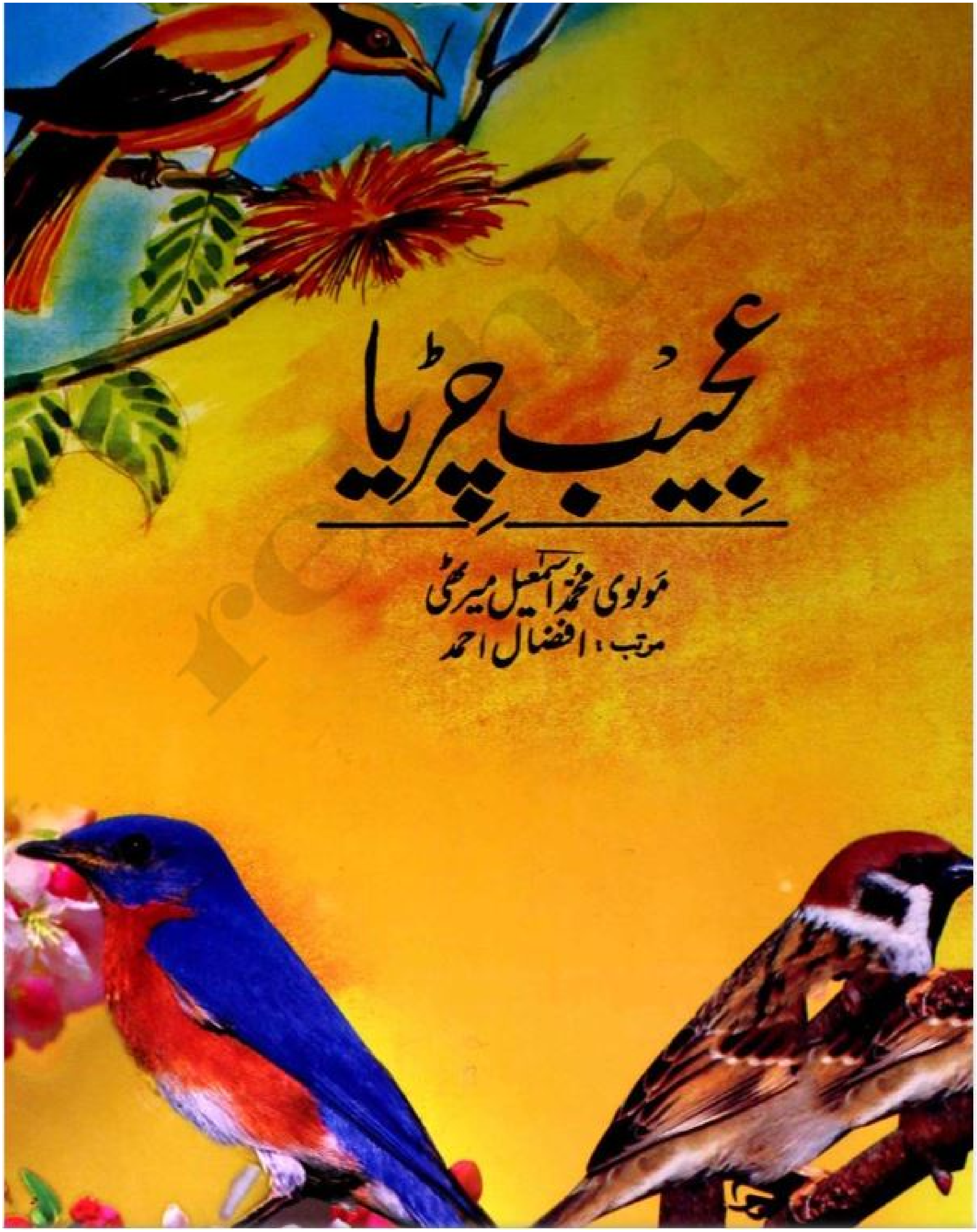

عجیب چڑیا
مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی
مرتب : افضال احمد



تھوڑا تھوڑا ملکر بہت ہو جاتا ہے

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا
سو ایک ایک تنکا اکٹھا کیا
گیا ایک ہی بار سورج نہ ڈُوب
مگر رفتہ رفتہ ہوا ہے غروب
قدم ہی قدم طے ہوا یہ سفر
گئیں لحظہ لحظہ میں عمریں گزر
سمندر کی لہروں کا تانتا سدا
کنارہ سے ہے آکے ٹکرا رہا
سمندر سے دریا سے اٹھتی ہے موج
سدا کرتی رہتی ہے دھاوا یہ فوج
کراروں کو آخر گرا ہی دیا
چٹانوں کو بالکل صفا چٹ کیا
برستا جو مینہ موسلا دھار ہے
سو یہ ننھی بوندوں کی بوچھار ہے
درختوں کے جھنڈ اور جنگل گھنے
یونہی پتے پتے سے مل کر بنے

ہوئے ریشہ سے بن اور جھاڑ
بنا ذرہ ذرہ سے مل کر پہاڑ
لگا دانہ دانہ سے غلہ کا ڈھیر
پڑا لمحہ لمحہ سے برسوں کا پھیر
جو ایک ایک پل کرکے دن کٹ گیا
تو گھڑیوں ہی گھڑیوں برس گھٹ گیا
لکھا لکھنے والے نے ایک ایک حرف
ہوئی گڈیاں کتنی کاغذ کی صرف
ہوئی لکھتے لکھتے مرتب کتاب
اسی پر ہر اک شے کا سمجھو حساب
ہر اک علم و فن اور کرتب ہنر
نہ تھا پہلے ہی دن سے اس ڈھنگ پر
یونہی بڑھتے بڑھتے ترقی ہوئی
جو نیزہ ہے اب تھا وہ پہلے سوئی
جولاہے نے جوڑا تھا ایک ایک تار
ہوئے تھان جس کے گزوں سے شمار
یونہی پھوئیوں پھوئیوں بھری جھیل تال
یونہی کوڑی کوڑی ہوا جمع مال
اگر یونہی تھوڑا تھوڑا کرو صبح و شام
بڑے سے بڑا کام ہو تمام

ایک کُتا اور اس کی پرچھائیں

منہ میں ٹکڑا لئے ہوئے کُتا
ایک دریا کو تیر کر اُترا
پانی آئینہ سا رہا تھا چمک
نظر آتی تھی تہ کی مٹی تک
اپنی پرچھائیں پر کیا جو غور
اس کو سمجھا کہ ہے یہ کُتا اور
منہ میں ٹکڑا دبا رہا ہے یہ
گہرے پانی میں جارہا ہے یہ
حرص نے ایسا بے قرار کیا
جھٹ سے غرا کے اس پہ وار کیا
جونہی ٹکڑے پہ اس کے منہ مارا
اپنا ٹکڑا بھی کھو دیا سارا!



واں نہ ٹکڑا نہ اور کُتا تھا
وہم تھا، وہم کے سوا کیا تھا؟
یونہی جتنے ہیں لالچی ناداں
کرکے لالچ اٹھاتے ہیں نقصان
باندھتے ہیں کہاں کہاں کے خیال!
اور کھو بیٹھتے ہیں اپنا مال
تم ہوس میں سڑی[1] نہ بن جاؤ
جو ملے اس کو کام میں لاؤ

۱- پاگل

اچھا زمانہ

تنے گا مسرت کا اب شامیانہ
بجے گا محبت کا نقار خانہ
حمایت کا گائیں گے مل کر ترانہ
کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ

نہ ہم روشنی دن کی دیکھیں گے لیکن
چمک اپنی دکھلائیں گے بھلے دن
رکے گا نہ عالم ترقی کیے بن
کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ

ہر ایک توپ سچ کی مددگار ہوگی
خیالات کی تیز تلوار ہوگی
اسی پر فقط جیت اور ہار ہوگی
کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ

زمانہ نسب کو نہ پوچھے گا ہے کیا
مگر وصف ذاتی کا ڈنکا بجے گا



اسی کو بڑا سب سے مانے گی دنیا
کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ

کرو سب مدد ایک کی ایک مل کر
یہی بات واجب ہے ہر مرد و زن پر
لگے ہاتھ سب کا اٹھ جائے چھپر
کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ



رات

گیا دن ہوئی شام آئی ہے رات
خدا نے عجب شے بنائی ہے رات
نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا
ہوئی رات خلقت چھٹی کام سے
خموشی سی چھائی سرِ شام سے
درختوں کے پتے بھی چپ ہو گئے
ہوا تھم گئی پیڑ بھی سو گئے
اندھیرا اجالے پہ غالب ہوا
ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا
کسان اب چلا کھیت کو چھوڑ کر
کہ گھر میں کر لے چین سے شب بسر
غریب آدمی جو کہ مزدور ہیں
مشقت سے جن کے بدن چُور ہیں

وہ دن بھر کی محنت کے مارے ہوئے
وہ ماندے تھکے اور ہارے ہوئے
نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر
ہوئے بال بچے بھی خوش دیکھ کر
گئے بھول سب کام دھندے کا غم
سویرے کو اٹھیں گے اب تازہ دم
کہاں چین یہ بادشاہ کو نصیب
کہ جس بے غمی سے ہیں سوئے غریب

محنت کرو

مکڑی نے کیا جالا تانا
کیسا اچھا تانا بانا
آخر اس نے کیوں کر جانا
اس سے ملے گا مجھ کو کھانا
جس نے مکڑی پیدا کی ہے
اس نے اتنی عقل بھی دی ہے
روزی کا کیوں تجھ کو غم ہے
مکڑی سے بھی کیا تو کم ہے



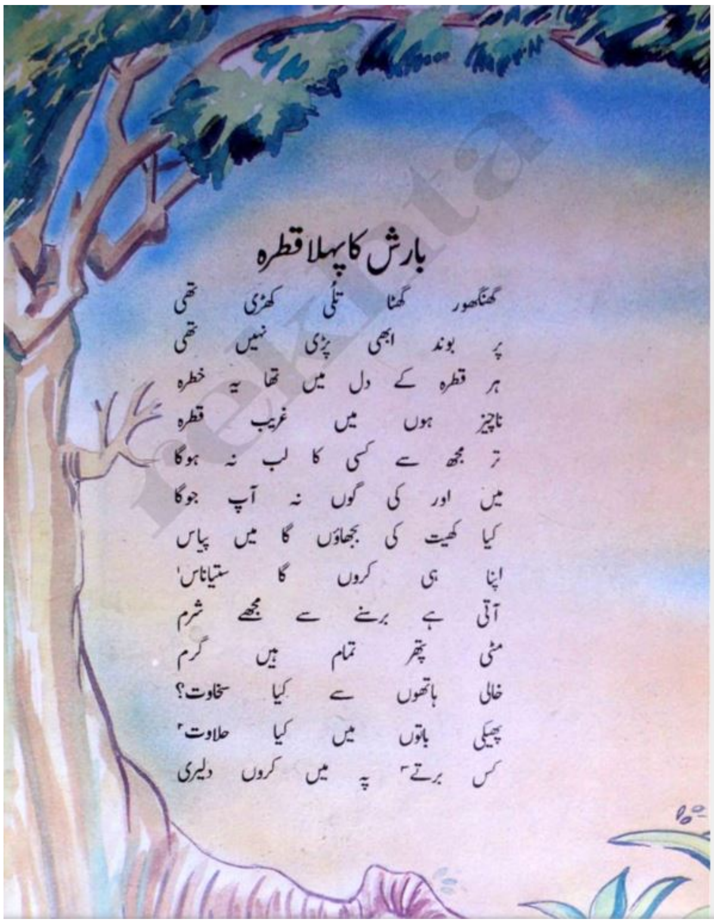
جب تک تیرے دم میں دم ہے
ہاتھ مین کاغذ اور قلم ہے
سیکھ لے بابا علم ہنر تو
محنت کر تو، محنت کر تو

عجیب چڑیا

چڑیا ہم نے عجیب پالی
زنجیر اس کے گلے میں ڈالی
دن رات ہو شام یا سویرا
لیتی ہے وہ جیب میں بسیرا
چڑیا سے بھی قد ہے اس کا چھوٹا
ہے اس کا بدن تمام پوٹا
پوٹے پہ جو غور سے نظر کی
پوٹا نہیں پوٹ ہے ہنر کی
گویا ہے اگرچہ بے زبان ہے
ناداں ہے مگر حساب داں ہے



دانہ پانی نہیں وہ کھاتی
ہر دم ہے خوشی سے چہچہاتی
دن رات میں چھیڑ دو کسی آن
یہ چھیڑ ہے اس کے جسم کی جان
جب تک جیتی ہے جاگتی ہے
لو کام تو چیز کام کی ہے
کہتی ہے کہ وقت کی خبر لو
جو کچھ کرنا ہے جلد کر لو
غفلت کیجئے تو ٹوکتی ہے
عجلت کیجئے تو روکتی ہے
اس طور سے کرتی ہے گزارہ
انڈے دیتی ہے دن میں بارہ
پھر اتنے ہی رات کو ہے دیتی
دیتے ہی ہر ایک کو ہے سیتی
انڈے ہیں تمام اس کے بچے
ایک ایک سے نکلے ساٹھ بچے
ہر بچہ نے اُگلے ساٹھ دانے
ہر دانہ میں ہیں بھرے خزانے
جو دانہ گرا سو ہو گیا گم
ڈھونڈا کرو پھر نہ پاؤ گے تم



بارش کا پہلا قطرہ

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی پڑی نہیں تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
تر مجھ سے کسی کا لب نہ ہوگا
میں اور کی گوں نہ آپ جوگا
کیا کھیت کی بجھاؤں گا میں پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیاناس[1]
آتی ہے برسنے سے مجھے شرم
مٹی پتھر تمام ہیں گرم
خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت؟
پھیکی باتوں میں کیا حلاوت[2]
کس برتے[3] پہ میں کروں دلیری

دانہ کی بتاؤں کیا میں قیمت
دانا سمجھیں اسے غنیمت
جس نے اسے پا لیا کہا "واہ"
کیا بات ہے تیری "بارک اللہ"
سچ مچ تو لعل بے بہا ہے
گویا ہر درد کی دوا ہے
القصہ ہے وہ عجب پرندہ
مردہ اسے کہیں زندہ

میں کون ہوں کیا بساط[3] میری
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہی غم
سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی
کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی
اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور[5]
ہمت کے محیط کا شناور[6]
بولا للکار کر کہ آؤ
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
کر گزرو جو ہو سکے کچھ احسان
ڈالو مردہ زمین میں جان
مل کر جو کرو گے جاں فشانی
میدان پہ پھیر دو گے پانی
کہتا ہوں یہ سب سے برملا[7] میں
آتے ہو تو آؤ لو چلا میں
یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ
"دشوار[8] ہے جی پہ کھیل جانا"
ہر چند کہ تھا وہ بے بضاعت[9]
کی اس نے مگر بڑی شجاعت

دیکھی جرأت جو اس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش ہونے لگی موسلا دھار
پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن خیاباں[10]
تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت
جرأت قطرہ کی کر گئی کام
باقی ہے جہاں میں آج تک نام
اے صاحبو[2] قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

۱۔ خراب ۲۔ مخلص ۳۔ طاقت ۴۔ طاقت ۵۔ بہادر ۶۔ تیراک
۷۔ صاف ۸۔ کٹھن ۹۔ کمزور ۱۰۔ کیاری

دیکھی جرات جو اس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمین پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش ہونے لگی موسلا دھار
پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن خیاباں"
تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت
جرأت قطرہ کی کر گئی کام
باقی ہے جہاں میں آج تک نام
اے صاحبو، قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

۱۔خراب ۲۔مخاص ۳۔طاقت ۴۔طاقت ۵۔بہادر ۶۔تیراک
۷۔صاف ۸۔کمزور ۹۔کمزور ۱۰۔کیاری

بچوں کے لیے مصور کہانیاں

بارہ مہینے	کشور ناہید	پیاری امی	رضا علی عابدی
مغرور گھوڑا	کشور ناہید	پہلی گنتی	رضا علی عابدی
سونے کی کلہاڑی	کشور ناہید	گنگناتا قاعدہ	رضا علی عابدی
آزادی کی خوشی	کشور ناہید	بندر کی اب پ	رضا علی عابدی
پرندوں کا بادشاہ	کشور ناہید	چوری چوری چپکے چپکے	رضا علی عابدی
گھاس کی گڑیا	کشور ناہید	نٹ کھٹ لڑکا	رضا علی عابدی
ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے	کشور ناہید	مُن مُن	رضا علی عابدی
ٹیڑھا درخت	کشور ناہید	چھپا	رضا علی عابدی
آنکھ مچولی (نظمیں)	کشور ناہید	الٹا گھوڑا	رضا علی عابدی
سنہرا دریا	موکو ہاتو جو	ظالم بھیڑیا	رضا علی عابدی
ایک کان والا ہرن	موکو ہاتو جو	کمال کے آدمی	رضا علی عابدی
کلیلہ دمنہ	انتظار حسین	چوری چوری چپکے چپکے (بڑی کتاب)	رضا علی عابدی
اسلم کی بلی	افضال احمد	قاضی جی کا اچار	رضا علی عابدی
ایک بچہ ایک جگنو	افضال احمد	پاکستان	پیٹر ایونز
عجیب چڑیا	افضال احمد	چچا چھکن	امتیاز علی تاج
ایک گدھا شیر بنا	افضال احمد	ہونہار بیٹی	ڈاکٹر نیلم
بچوں کی نظمیں	افضال احمد	نانو کی عینک	رسکن
فاختہ اور لومڑی (انوار سہیلی کی کہانیاں)		کم کی کہانی اور چیتے کے نشان	رڈیارڈ کپلنگ
پہلا تارا	رضا علی عابدی	زندگی کے چند سنہری اصول	ڈپٹی نذیر احمد
پہلی کرن	رضا علی عابدی	چوہے میاں کی شادی	رقیہ جعفری
میری امی	رضا علی عابدی	مغلوں کی عظیم سلطنت	فئونا

www.sangemeel.com
ISBN-10 969-35-0688-X
ISBN-13 978-969-35-0688-4
9 789693 506884